[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R

ازعدالت عظمی

جی دین دیلان امبیڈکر

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

29 نومبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

ریلوے اسٹیبلشمنٹ کوڈ: قاعدہ 303(1)(اے)۔

ملازمت قانون—سنیارٹی—شمار—ریلوے بھرتی بورڈ—اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹرز کی بھرتی—منتخب فہرست—میرٹ کے لحاظ سے سینئر جواب دہندگان—اپیل کنندہ جو میرٹ کے لحاظ سے جونیئر تھا، نے جواب دہندگان سے پہلے اپنی تربیت مکمل کی—ان کا دعوی کہ سنیارٹی کا شمار ٹریننگ کی تکمیل کی تاریخ سے لیا جانا چاہیے جسے ٹریبونل نے مسترد کر دیا—ٹریبونل کا مؤقف ہے کہ اپیل کنندہ جواب دہندگان سے آگے نہیں بڑھ سکتا—اپیل—منعقد، ٹریبونل جائز تھا اور جواب دہندگان پر اپیل کنندہ کو سنیارٹی دینے کی ہدایت نہ کرنے میں درست تھا—جواب دہندگان کو ایک ہی بیچ اور رینک میں منتخب کیا گیا تھا؛ میرٹ کے لحاظ سے۔ وہ اپیل گزار کے سینئر تھے—چونکہ انہیں تربیت کے لیے نہیں بھیجا گیا تھا، اس لیے ضروری ہے کہ بھرتی بورڈ کی طرف سے میرٹ کی ترتیب میں منتخب امیدواروں کی فہرست میں دی گئی ان کی درجہ بندی کو منظوری نہیں دی جا سکتی—ٹریبونل کا حکم مداخلت کی ضمانت نہیں دیتا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 15528 — 29 آف 1996۔

1994 کے او اے نمبر 753 / 93 اور آر اے نمبر 22 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، بنگلور کے مورخہ 10.2.94 اور آئی ڈی 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس آر بھٹ

جواب دہندگان کے لیے پی پی ملہوترا، قاسم اے قادری اور ڈی ایس مہرا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا :

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

خصوصی طور پر یہ اپیلیں سنٹرل ایڈ منسٹریٹو ٹریبونل، بنگلور بینچ کے حکم کے خلاف اٹھتی ہیں، جو بالترتیب او اے نمبر 753/ 93 اور آر اے نمبر 22/ 94 میں 10.2.1994 اور 1.3.1995 پر دی گئی ہیں۔

تسلیم شدہ صورت حال یہ ہے کہ اپیل کنندہ اور جواب دہندگان کا انتخاب ریلوے بھرتی بورڈ نے کیا تھا اور انہیں 28 جون 1985 کو اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹرز کے طور پر تیار کردہ پینل میں رکھا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کو 23 دسمبر 1985 کو تربیت کے لیے بھیجا گیا تھا اور اس نے 22 جون 1986 کو اسے مکمل کیا تھا۔ مدعا علیہ نمبر 6 اور 7 کو 20 جولائی 1986 کو بھیجا گیا اور انہوں نے 19 جنوری 1987 کو تربیت مکمل کی۔ بین سینیئر ٹی کی تیاری میں، اپیل کنندہ نے جواب دہندگان پر فوقیت کا دعوی اس بنیاد پر کیا کہ اس نے اپنی تربیت ان سے پہلے مکمل کر لی تھی اور ریلوے اسٹیبلشمنٹ کوڈ کے قاعدہ 303(1)(اے) کے مطابق، فوقیت کا حساب ٹریننگ کی تکمیل اور عہدے پر شامل ہونے کی تاریخ سے لیا جانا چاہیے۔ چونکہ اپیل کنندہ کو 23 دسمبر 1985 کو تربیت کے لیے بھیجا گیا تھا اور 22 جون 1986 کو اس عہدے پر فائز ہوا، اس لیے وہ جواب دہندگان سے سینیئر بن گیا۔ ٹریبونل نے اپیل کے تحت حکم میں کہا ہے کہ جواب دہندگان، اگرچہ درجہ بندی کے لحاظ سے منتخب اور سنیر تھے، یعنی خوبیاں، چونکہ ماضی کی تفتیش زیر التوا تھی، اس لیے انہیں اپیل کنندہ کے پاس پہلے تربیت کے لیے نہیں بھیجا جا سکتا تھا۔ لہذا، اپیل کنندہ سنیارٹی کی ترتیب میں ان سے آگے نہیں جا سکتا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ اس وقت رائج قاعدے کے مطابق، ضابطہ اخلاق کے قاعدہ 303(1)(اے) کی روشنی میں فوقیت کا تعین کرنے کے لیے حکام کے پاس کوئی اختیار نہیں بچا تھا لیکن 31 مئی 1993 کو اس قاعدے میں ترمیم کی گئی جس میں امیدواروں کو بیچ کے لحاظ سے تربیت کے لیے لینے اور بھیجنے میں اختیارات کے من مانی استعمال اور انہیں ریلوے بھرتی بورڈ یا کسی بھی مجاز اتھارٹی کے ذریعے انتخاب فہرست کی ترتیب میں نیچے رکھے گئے امیدواروں پر تیز سنیارٹی دینے کے لیے ممکنہ شرارت کے ساتھ جو پوشیدہ تھا اسے بڑھایا گیا۔ اپیل کنندہ اور جواب دہندگان کے معاملے کو صرف 1985 میں رائج اصول کے طور پر غور کرنا ہوگا۔ اگرچہ پہلی نظر میں ہمیں اپیل کنندہ کے فاضل وکیل دلیل میں استحقاق ملی لیکن قانونی حیثیت اور انصاف پر گہری غور و فکر کرنے پر، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تنازعہ میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ مدعا علیہ نمبر 6 اور 7 کو ایک ہی بیچ میں منتخب کیا گیا تھا اور میرٹ کی ترتیب میں درجہ دیا گیا تھا کہ وہ اپیل کنندہ سے سینیئر تھے۔ ان حالات میں، چونکہ انہیں تربیت کے لیے نہیں بھیجا گیا تھا، اس لیے ضروری ہے کہ بھرتی بورڈ کی طرف سے میرٹ کی ترتیب میں منتخب امیدواروں کی فہرست میں دی گئی ان کی درجہ بندی کو منظوری نہیں دی جا سکتی اور انہیں اپیل کنندہ کو تیز تر فوقیت نہیں دی جا سکتی اور اسی طرح انہیں تربیت کے لیے بھیجنے کے مجاز حکام کی خواہش کے مطابق افراد کا منتخب اور منتخب جا سکتا ہے۔ یہ طے شدہ قانونی حیثیت ہے کہ جب ایک سے زیادہ افراد کا انتخاب کیا جائے تو بھرتی بورڈ کی طرف سے دی گئی میرٹ اور درجہ بندی کو برقرار رکھا جانا چاہیے، مستقبل کی ترقیوں کے لیے ایک ہی بین فوقیت کو برقرار رکھا جانا چاہیے جب تک کہ قواعد تصدیق کے لیے ایک شرط کے طور پر محکمہ جاتی امتحان میں پاس ہونے کا تعین نہ کریں لیکن بین فوقیت کے تعین کی تاریخ تک اسے پاس نہیں کیا گیا تھا۔ ان حالات میں، ٹریبونل مدعا علیہ کو مدعا علیہان پر اپیل کنندہ کو سنیارٹی دینے کی ہدایت نہ کرنے میں جائز اور درست

تھا۔اس لیے ٹریبونل کا حکم مداخلت کی جوازے نہیں دیتا۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کردی جاتی ہے۔کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔این۔اے

اپیل مسترد کردی گئی

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document